تماشوں کا ایک طاقت ور حصّہ بنانے کی جو طرزِ رنگ وطرب ایجاد کی گئی تھی' اُس نے ڈیڑھ سو سال میں مصر کے معاشرے اور مصری عورت کو کون سا اعلیٰ مقام دیا کہ جس سے وہ باقی مسلم دنیا میں محروم ہے؟ دوسرے یہ کہ اس عمل سے مصر سائنس اور معاشی وعسکری یا تہذیبی ترقی کے کس اوجِ کمال پر پہنچا ہے کہ جس پر پاکستان کا طبقۂ نسواں حسرت اور محرومی میں ڈوبا دکھائی دیتا ہے؟

زیرِتبصرہ کتاب کے آغاز میں آزادیِ نسواں کی یورپی تحریک اور مصر میں اس تحریک کے خدوخال کا تحقیقی موازنہ پیش کیا گیا ہے۔ پھر مصر میں تحریکِ نسواں کی ۱۴ مرکزی شخصیات (۱۱ مرد اور ۳ خواتین) کا تذکرہ اُن کے افکار کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح تحریکِ نسواں پر اثر انداز ہونے والی ۱۰ کتب کا بھی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

پانچویں باب میں آزادیِ نسواں کے مثبت اور منفی پہلوؤں کے بارے میں چند مصری شعرا کا کلام پیش کیا گیا ہے مگر اس کے اُردو ترجمے کی عدم موجودگی سے غیر عربی دان قاری محرومی کا شکار رہتا ہے۔ آخری باب: ''حقوقِ نسواں اور اسلام'' میں تحریکِ نسواں کے موضوع پر اسلام کے حقیقی منشا کو پیش کیا گیا ہے جو متوازن اور مدلل وضاحت کے ساتھ ایک قیمتی دعوتِ فکر ہے۔ اسلامی روایت سے وابستہ علمی دنیا میں فاضل مصنفہ کی آمد ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔(س - م - خ)

مطالعہ اقبال بلوچستان میں' پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر۔ ناشر: سیرت اکادمی' بلوچستان' ۲/۷' اے او بلاک ۳ سیٹلائٹ ٹاؤن' کوئٹہ۔ صفحات: ۱۲۱۔ قیمت: ۷۰ روپے۔

مصنف کو بلوچستان کی تاریخ' علوم وفنون اور شعروادب کے مختلف پہلوؤں پر تخصص کا درجہ حاصل ہے۔ اس سے پہلے وہ علامہ اقبال اور بلوچستان نام کی ایک کتاب شائع کر چکے ہیں (علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد' ۱۹۸۶ء' صفحات ۲۱۶)۔ مذکورہ کتاب زیادہ تر علامہ اقبال کے حوالے سے لکھی گئی تھی' مگر زیرِنظر کتاب قدرے مختلف نوعیت کی ہے۔

اس کتاب میں سرزمین بلوچستان میں اقبالیات کی روایت کا آغاز اور اقبالیاتی اداروں کی سرگرمیوں' فکرِ اقبال کی توضیح وتشریح کرنے والے مصنفین' کلامِ اقبال کے بلوچی اور براہوی